REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۴ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
یوم شنبہ

الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

یکم ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ | ۷ شہادت ۱۳۴۱ھش | ۷ اپریل ۱۹۶۲ء | نمبر ۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔

ربوہ ۶ اپریل بوقت ۹ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف اور گھبراہٹ کی شکایت رہی

اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھُمَّ اٰمین

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۶ اپریل — یہ خبر جماعت میں نہایت درجہ خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ کل مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۲ء بروز جمعرات محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم ۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی بڑی صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی تقریب شادی ہمراہ شاہد احمد خان صاحب پاشا ابن حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے افراد، صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے ناظر و وکلا صاحبان افسران صیغہ جات اور کارکنان، صدر صاحبان محلہ جات، بیرونی مقامات کے بعض امرائے جماعت اور بہت سے مقامی اور بیرونی احباب نے شرکت فرمائی۔

شادی کی یہ بابرکت تقریب جماعت احمدیہ کے لئے کئی لحاظ سے خاص طور بہت خوشی اور مسرت و شادمانی کا موجب ہے کیونکہ ایک طرف صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ سلمہا محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیٹی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پوتی، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نواسی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پڑپوتی اور پڑنواسی ہیں اور دوسری طرف شاہد احمد خان صاحب سلمہ اللہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے فرزند حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے ہیں۔ پھر اس تعلق میں یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ سلمہا کی تقریب شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جملہ پوتوں اور پوتیوں میں سے شادی کی پہلی تقریب ہے جس سے اللہ تعالےٰ نے ہمارے دلوں کو شاد کام فرمایا ہے اور اس طرح اپنی اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کو ایک نئے رنگ میں ظاہر فرما کر ہمارے ایمانوں کو ایک نئی تازگی اور قلوب کو ایک نئی جلا بخشی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی یہ تقریب بھی حضور علیہ السلام کی دعا سے "بارگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں" کی قبولیت کے ایک نئے ظہور پر دلالت کرتی ہے اور اس لحاظ سے ہمارے لئے اور بھی زیادہ خوشی اور مسرت کا باعث ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

نکاح کی تقریب سعید

شاہد احمد خان صاحب پاشا سلمہ اللہ تعالےٰ کی بارات مورخہ ۴ اپریل ۱۹۶۲ء بروز بدھ ایک بجے دو پہر کے قریب موٹروں کے ذریعہ لاہور سے ربوہ پہنچی تھی۔ جملہ باراتیوں کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے مہمانوں کی حیثیت سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کوٹھی میں ٹھہرایا گیا۔ اسی روز نماز عصر کے بعد قصر خلافت میں نکاح کی تقریب سعید عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضور ایدہ اللہ کے کمرے میں پونے ۵ بجے سہ پہر صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ کا نکاح شاہد احمد خان صاحب پاشا کے ہمراہ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے افراد اور بعض صحابہ شریک ہوئے

بارات

اگلے روز مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۲ء بروز جمعرات ۱۲½ بجے کے قریب شاہد احمد خان صاحب کی بارات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر قیادت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ دار الصدر سے موٹروں میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ محلہ دار العلوم (متصل تعلیم الاسلام کالج) روانہ ہوئی۔ بارات حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے افراد خاندان کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد پر مشتمل تھی۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی بارات میں شامل تھے۔ علاوہ ازیں محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے جو باراتی کے ہمراہ لاہور سے تشریف لائے تھے اور محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور بعض دیگر مقامی احباب نے بھی بارات میں شرکت فرمائی۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۶ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ دو دن سے بلڈ پریشر دوبارہ ہائی ہوگیا ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی کی شکایت بدستور ہے ٹانگوں اور بازوؤں میں کھچاوٹ بھی ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ملتان لندن سے اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے فرزند اکبر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب ستارۂ پاکستان سائنسی مشیر اعلیٰ صدر پاکستان، پاکستان سائنس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے آجکل انگلستان سے پاکستان تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ آپ وہاں کانفرنس میں شرکت کے بعد بھی چند یوم قیام فرمائیں گے اور پھر انگلستان کے لئے واپس روانہ ہونگے محترم چوہدری صاحب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ اٰمین اللّٰھُمَّ اٰمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۶ اپریل۔ گذشتہ شب یہاں ہلکی آندھی آئی۔ آج صبح مطلع کسی قدر گرد آلود ہے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ر اپریل ۶۲ء

ایمان بالغیب اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ

(۳)

گذشتہ دو اداریوں میں ہم نے جو کچھ کہا ہے اس سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں انسانوں کو اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے شرف یاب کرتا ہے اور قرآن کریم اور احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ یہ مکالمہ و مخاطبہ تا قیامت جاری ہے۔ انسان کے روحانی ارتقاء کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرنا لازمی ہے اور جتنا جتنا کوئی قرب الٰہی حاصل کرتا ہے اتنا اتنا اس کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے۔ ہم نے اس امر کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم سے اسرائیلیوں کے خود ساختہ بچھڑے کی مثال دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے کہ

لا یکلمھم

یعنی یہ لوگ ایک ایسے خدا کو پوجنے لگے ہیں جو ان سے بات بھی نہیں کر سکتا اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ایک زندہ خدا کا یہ بین نشان ہے کہ وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے پھر قرآن کریم کی سورہ شوریٰ میں اللہ تعالیٰ نے صریح طور پر انسانوں کے اپنے سے ہمکلامی کے تین ذرائع بتائے ہیں۔ ایک ذریعہ یہ ہے کہ وہ انسانوں سے اپنے رسول کے ذریعہ کلام کرتا ہے دوسرا ذریعۂ کلام "رؤیا اور کشوف" ہیں اور تیسرا ذریعہ "وحی" ہے۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں بتایا کہ اب آئندہ یہ تینوں ذرائع بند کر دئے گئے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جو دائمی اور جاوداں ہے اس نے یہاں اپنی دائمی اور جاوداں صفت ہم کلامی بتائی ہے۔ مضمون نگار نے جن کے مضمون پر ہم تبصرہ کر رہے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک قول نقل کیا ہے اور اس پر تنقید کی ہے۔ وہ قول اور اس کی تنقید ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"اے سست ایمانو! اور دلوں کے اندھو! جبکہ وہ سن سکتا ہے تو کیا وہ بول نہیں سکتا اور جبکہ سننے میں اس کی کوئی ہتک نہیں تو پھر اپنے بندہ کے ساتھ بولنے سے کیوں ہتک عزت ہوگی؟ ورنہ یہ اعتقاد رکھو کہ جیسا کہ کچھ مدت سے الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے ویسا ہی اس مدت سے خدا کی شنوائی پر بھی مہر لگ گئی ہے اور اب خدا نعوذ باللہ صم بکم میں داخل ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانے میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا.... جبکہ وہی بندے ہیں اور وہی خدا ہے اور تکمیل ایمان کی وہی حاجتیں ہیں..... تو پھر کیا وجہ کہ سننے کی صفت تو اب تک ہے مگر بولنے کی صفت معطل ہو گئی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۴)

حالانکہ یہ ایک سیدھی سی بات ہے کہ خداوند تعالیٰ قید مکانی و زمانی سے پاک ہے، اس ذات اقدس پر زمانے کے احکام جاری نہیں ہوتے اور نہ ہی اس پر "اب" اور "جب" کا اطلاق ہو سکتا ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی بات کہی تھی کہ جس کا جواب مضمون نگار نہیں دے سکتا تھا اس لئے بات کو ٹالنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی لازمانی اور لامکانی کا عذر پیش کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ شام و سحر کی دنیا بھی جس میں آپ اور ہم رہتے ہیں لازماں اور لامکاں ہو چکی ہے بے شک اللہ تعالیٰ لازماں اور لامکاں ہے لیکن یہاں اللہ تعالیٰ کی لازمانی اور لامکانی کا معاملہ نہیں۔ انسان کا معاملہ ہے۔ کیا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مکان اور زمان میں کوئی فرق نہیں؟ اور کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان اور زمان میں کوئی فرق نہیں؟۔ حالانکہ قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ قبل و آخر کے الفاظ بار بار استعمال کرتا ہے۔ سورۂ بقرہ کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الذین یومنون بما انزل
الیک وما انزل من قبلک
وبالآخرۃ ھم یوقنون

کیا مضمون نگار صاحب بتا سکتے ہیں کہ یہاں قبل و آخرت کے کیا معنی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اسی لحاظ سے فرمایا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے لوگوں سے تو کلام کرتا تھا مگر اب نہیں کرتا۔ جو دلیل مضمون نگار صاحب کو اسکے جواب میں سوجھی ہے اگر صحابہ کرام کو بھی سوجھ جاتی تو شاید سیدنا حضرت محمد رسول اللہؐ پر ایمان ہی نہ لاتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ تو لازمان اور لامکان ہے یہ قبل اور آخرۃ کا ذکر تو اس کی شان کے منافی ہے۔

لطف یہ ہے کہ یہ انوکھی اور چودھویں صدی کے اہل علم حضرات کے دماغ کی پیداکردہ دلیل تو اس وقت کے یہود۔ نصاریٰ اور مشرکین کو بھی نہ سوجھ سکی اس لئے اسکی ایجاد کا سہرا مضمون نگار کے سر پر ہے۔ کیا یہ دوست بتا سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ "کل یوم ھو فی شان" اس کے کیا معنے ہیں۔ کیا اس سے اللہ تعالیٰ کی لازمانی اور لامکانی میں کوئی فرق نہیں پڑتا؟ اور "اب" اور "جب" کوئی بات نہیں؟

فاضل مضمون نگار نے اپنے مضمون کا ایک طویل حصہ اس بات کو ثابت کرنے میں وقف کر دیا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد "الہامات کی حقیقت" کیا ہے۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ

"ہر فرد بشر سے" مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ" منافی اسلام ہے"۔

اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے بعض علماء و صلحاء کے اقوال بھی پیش کئے ہیں مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ احمدی جن کو وہ اپنے اسلامی اخلاق کے اظہار کے لئے اپنے مضمون میں بار بار "مرزائی" لکھتے ہیں اصولاً ان حوالوں سے اختلاف نہیں رکھتے۔ لیکن ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آنے والا مسیح اور الامام المہدی کے متعلق احادیث نبوی میں "حکم اور عدل" کے الفاظ آتے ہیں یا نہیں جو آ کر "علماء" کے باہمی اختلافات دور کرے گا فرمایئے ایسے اختلافات کو وہ دیگر علماء کی طرح ہی دور کرے گا یا اللہ تعالیٰ کی مدد سے کرے گا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ آج بنیادی مسائل میں بھی اہل علم حضرات میں کتنے بڑے بڑے اختلافات چل رہے ہیں یہاں تک کہ کفر و تکفیر تک نوبت پہنچ گئی ہوئی ہے۔ کیا یہ عظیم اختلافات جنہوں نے امت محمدیہ کو پارا پارا کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر دور ہو سکتے ہیں؟ جو حوالے آپ نے اپنے مضمون میں اس ضمن میں پیش کئے ہیں ہمیں یہاں ان سے تعرض کرنے کی ضرورت نہیں تاہم ہمارا موقف سمجھنے کے لئے آپ کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ آپ صرف حقیقت الوحی کے مقدمہ کا ہی بغور مطالعہ فرمائیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ امت محمدیہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وحی والہام بالفاظ دیگر "مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ" کے کیا اغراض و مقاصد ہیں اور اسکے مختلف انسانوں کے لحاظ سے کیا مدارج ہیں۔ ذیل میں ہم اس کے لئے مختصراً حقیقت الوحی کے اس حصہ کی کچھ عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"آسمانی نشانوں سے حصہ لینے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں اوّل وہ جو کوئی ہنر اپنے اندر نہیں رکھتے اور کوئی تعلق خدا تعالیٰ سے ان کا نہیں ہوتا صرف دماغی مناسبت کی وجہ سے ان کو بعض سچی خوابیں آجاتی ہیں اور سچے کشف ظاہر ہو جاتے ہیں جن میں کوئی مقبولیت اور محبوبیت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے اور ان سے کوئی فائدہ ان کی ذات کو نہیں ہوتا اور ہزار ہا شریر اور بدچلن اور فاسق و فاجر ایسی بدبودار خوابوں اور الہاموں میں ان کے شریک ہوتے ہیں۔..... پھر دوسری قسم کے خواب بین یا ملہم وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ سے کسی قدر تعلق ہے مگر کامل تعلق نہیں ان لوگوں کی خوابوں یا الہاموں کی حالت اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے جبکہ ایک شخص اندھیری رات اور شدید البرد رات میں دور سے ایک آگ کی روشنی دیکھتا ہے۔ اس دیکھنے سے اتنا فائدہ تو اسے حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ ایسی راہ پر چلنے سے پرہیز کرتا ہے جس میں بہت سے گڑھے اور کانٹے اور پتھر اور سانپ اور درندے ہیں مگر اس قدر روشنی اس کو سردی اور ہلاکت سے بچا نہیں سکتی۔ پس اگر وہ آگ کے گرم حلقہ تک پہنچ نہ سکے تو وہ بھی ایسا ہی ہلاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اندھیرے میں چلنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔..... پھر تیسری قسم کے ملہم اور خواب بین وہ لوگ ہیں جن کے خوابوں اور الہاموں کی حالت اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے جبکہ ایک شخص اندھیری اور شدید البرد رات میں نہ صرف آگ کی کامل روشنی ہی پاتا ہے اور اس میں چلتا ہے بلکہ اسکے گرم حلقہ میں داخل ہو کر بکلّی سردی کے ضرر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس مرتبہ تک وہ لوگ پہنچتے ہیں جو شہوات نفسانیہ کا چولہ آتش محبت الٰہی میں جلا دیتے ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں وہ دیکھتے ہیں جو آگے موت ہے اور دوڑ کر اس موت کو اپنے لئے پسند کر لیتے ہیں وہ ہر ایک درد کو خدا کی راہ میں قبول کرتے ہیں اور خدا کے لئے اپنے نفس کے دشمن ہو کر اور اسکے برخلاف قدم رکھ کر ایسی طاقت ایمانی دکھلاتے ہیں کہ فرشتے بھی ان کے اس ایمان سے حیرت اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں"۔ (حقیقت الوحی صفحہ ۲۰-۲۱ بحوالہ)

مجلس مشاورت کے اجلاس پر ایک طائرانہ نظر

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اس دفعہ مجلس مشاورت سے پہلے میری طبیعت کافی کمزور تھی اور اعصابی بے چینی بھی رہتی تھی۔ اس لئے میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ اگر میری جگہ کسی اور صاحب کو مشاورت کے کام کے لئے مقرر فرمایا جائے تو مناسب ہوگا لیکن میری درخواست کے باوجود حضور نے اس عاجز کو ہی مشاورت کی صدارت کے لئے ارشاد فرمایا اور میں نے خدا سے دعا کرتے ہوئے حضور کے ارشاد کی تعمیل کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری کمزوری اور علالت کے باوجود یہ تین دن خدا کے فضل سے بخیریت گذر گئے اور ٹانگوں کی کمزوری کے علاوہ میں نے ان ایام میں کوئی خاص کمزوری محسوس نہیں کی لیکن یہ عجیب بات ہے کہ مشاورت کے طویل اجلاسوں کی کوفت کا اثر تو طبعاً ہونا ہی تھا مگر نہ معلوم کیوں مشاورت کے بعد کمزوری اور اعصابی بے چینی پھر عود کر آئی۔ پس دوست اس عاجز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ حق یہی ہے کہ خدا کی رحمت ہی ہمارے سارے کاموں اور ہماری ساری طاقتوں کا شہتیر ہے۔

جہاں تک مشاورت میں طے پانے والی سفارشات کا تعلق ہے میں نے ان میں صرف کسی کسی جگہ مختصر سی ضروری تشریح و توضیح پیش کرنے کے علاوہ کوئی دخل نہیں دیا اور سب کمیٹیوں کے ممبروں اور دوسرے نمائندوں اور مرکزی افسروں کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار اور دوسروں کی آراء پر جرح کرنے کا حتی الوسع پورا پورا موقعہ دیتا رہا۔ سوائے اس کے کہ بالکل آخر میں آکر وقت کی تنگی کی وجہ سے مجبوراً کچھ حدبندی کرنی پڑی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حدبندی بھی اکثر ممبروں کی منشاء کے مطابق تھی۔ البتہ میں نے یہ ضرور محسوس کیا کہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ جس تفصیلی بحث کا حقدار تھا وہ شاید مشاورت میں نہیں ہو سکی۔ کیونکہ اکثر زمیندار ممبروں کو اعداد و شمار میں زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی۔ حالانکہ اس کے لئے ہر بولنے والے کو کھلی اجازت دی گئی تھی۔ تاہم بجٹ کی عمومی بحث کافی دلچسپ رہی البتہ تحریک جدید کا بجٹ زیادہ بحث کے بغیر اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔

مجھے خوشی ہے کہ اس سال مشرقی پاکستان کے نمائندے زیادہ خوش اور زیادہ تسلی یافتہ ہو کر واپس گئے۔ کیونکہ ایک تو ان کے ایک معزز رکن کو ایک سب کمیٹی میں صدارت کا موقعہ میسر آنے کی وجہ سے اپنے صوبے کے خیالات اور ضروریات کے اظہار کا اچھا موقعہ مل گیا تھا۔ دوسرے مشرقی پاکستان کی اس خواہش کو کافی حد تک پورا کر دیا گیا کہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے طلباء میں ان کے صوبے کو زیادہ حصہ ملنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں مشاورت میں اس فیصلہ پر زور دیا گیا کہ سال میں دو دفعہ مرکز کے کم از کم دو ممتاز اراکین کی طرف سے مشرقی پاکستان کا دورہ ہوا کرے۔ تاکہ دونوں صوبوں میں زیادہ سے زیادہ رابطہ اور مفاہمت پیدا ہو۔

اس مشاورت میں رشتہ ناطہ کے محکمہ کو بھی زیادہ مضبوط اور زیادہ وسیع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تاکہ اس معاملہ میں دوستوں کی مشکلات دور ہوں اور انہیں مرکز کی طرف سے زیادہ سے زیادہ مشورہ اور امداد میسر آئے۔

اس مشاورت میں جامعہ احمدیہ ربوہ کے لئے زیادہ سے زیادہ واقفین حاصل کرنے کا معاملہ بھی زیر غور آیا۔ اور اس کے متعلق زوردار تحریک کی گئی۔ اور یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ اب جماعت میں اس کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ ہے اور انشاء اللہ مزید توجہ پیدا ہوتی چلی جائیگی۔

مشاورت کے دوران میں لاہور کے ایک مخلص دوست کی طرف سے ربوہ میں دارالیتامیٰ قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی اور انہوں نے اس کام کے لئے معقول ذاتی امداد کی پیشکش بھی کی۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی زیر نگرانی جہاں تک ممکن ہو جلد ایک دارالیتامیٰ کھول دیا جائے اور اس کے لئے دوستوں میں تحریک کی جائے۔

ربوہ میں پانی کی سپلائی کا مسئلہ بھی تمام نمائندگان مشاورت کی خاص دلچسپی اور توجہ کا جاذب رہا اور اس بات کا زبردست احساس پایا گیا کہ صحت کی درستی اور شجر کاری کی توسیع کے لئے اس معاملہ کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیئے اور محکمہ متعلقہ کا فرض ہے کہ وہ ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی کے ذریعہ اس کی بار بار تحریک کرتا رہے۔

اصلاح و ارشاد کے کام کی توسیع کے لئے موجودہ بجٹ کے علاوہ پچیس ہزار روپیہ کے اضافہ کی سفارش کی گئی۔ تاکہ یہ کام زیادہ منظم اور زیادہ وسیع طور پر انجام دیا جا سکے۔

نگران بورڈ کی تجویز کے متعلق مشاورت میں جو فیصلہ ہوا اس پر یہ خاکسار خوش نہیں کیونکہ اس میں شخصیت کا سوال پیدا ہو گیا تھا۔ ویسے اس سوال پر کافی بحث ہوئی اور کئی امکانی صورتوں پر غور ہوتا رہا لیکن کاش یہ معاملہ اصول کی حد تک محدود رہتا۔ باوجود اس کے میری کوشش انشاء اللہ سابق کی طرح یہی ہوگی کہ حتی الوسع سارے فیصلے باہم مفاہمت کے طریق پر طے پائیں۔

مشاورت کے دوران میں چند منٹ کے لئے عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے حضرت امیر المومنین کی صحت اور علاج کے متعلق مختصر طور پر بیان کیا جس پر بعض دوستوں میں از خود صدقہ کی تحریک پیدا ہو گئی اور اعلان کیا گیا کہ جو دوست اس مد میں مزید صدقہ بھجوانا چاہیں وہ پرائیویٹ سکرٹری صاحب کے نام بھجوا دیں اور پرائیویٹ سکرٹری صاحب کو ہدایت دی گئی کہ غریبوں اور مسکینوں اور یتیموں کے علاوہ کچھ رقم قرآنی تعلیم کے ماتحت اسیروں پر بھی خرچ کی جائے حضور کے علاج کے تعلق میں بعض نمائندگان کی طرف سے ہومیوپیتھک طریق علاج کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔

بالآخر یہ عاجز دوستوں سے پھر دوبارہ یہ تحریک کرتا ہے کہ وہ آجکل اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور جماعت کے بیرونی مبلغوں اور اندرونی مربیوں کی کامیابی کے لئے اور حضرت صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دردو سوز کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں اور اپنی دعاؤں کا کچھ حصہ اس خاکسار کو بھی دیں کیونکہ میں اپنی صحت کی کمزوری کی وجہ سے محسوس کرتا ہوں کہ میں آجکل اس رنگ میں خدمت نہیں کر سکتا جس کی مجھے خواہش ہے۔

والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد
۴ر اپریل ۱۹۶۳ء

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حیاتِ جاودانی کے طلب گاروں کو مژدہ

"ہمیشہ کی زندگی بجز خدا تعالیٰ کے کسی کا حق نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ پس انسانوں میں سے اسی انسان کو یہ جاودانی زندگی ملتی ہے۔ جو غیروں کی محبت سے اپنا تعلق توڑ کر اور اپنی محبتِ ذاتی کے ساتھ خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر ظلی طور پر اس سے حیاتِ جاودانی کا حصہ لیتا ہے اور ایسے شخص کو مردہ کہنا ناروا ہے کیونکہ وہ خدا میں ہو کر زندہ ہو گیا ہے مردے وہ لوگ ہیں جو خدا سے دور رہ کر مر گئے۔ پس تحقیق کافر اور بے دین اور مشرک وہ لوگ ہیں جو بغیر پانے محبت ذاتی اور وصال الٰہی کے تمام ارواح کی نسبت انادی اور قدیم زندگی کے قائل ہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ کسی چیز کی بجز خدا کے کوئی ہستی نہیں محض خدا ہے جس کا نام ہست ہے پھر اس کے زیر سایہ ہو کر اور اس کی محبت میں محو ہو کر واصلوں کی روحیں حقیقی زندگی پاتی ہیں اور اس کے وصال کے بغیر زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں کافروں کا نام مردے رکھتا ہے اور دوزخیوں کی نسبت فرماتا ہے انہ من یات ربہ مجرماً فان لہ جھنم لایموت فیھا ولا یحییٰ۔"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۴۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ

آپ نے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کر دکھایا

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی)

اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے

"مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب اور ہمارے اندرونی مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کے رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰؑ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰؑ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔ میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مردے ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم)

یہ وہ عظیم مقصد اور بلند مطمح نظر ہے جس کے لئے مؤسس احمدیت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو قربان کر دیا۔ کس قدر پر شوکت تحدی ہے۔ ملحدین پر حجت قاطعہ ہے۔ منکرین اسلام کو واضح الفاظ میں چیلنج ہے۔ مذاہب عالم کو للکار ہے۔ خدمت اسلام کے لئے کس قدر سوز و درد ہے۔ قرآن کریم کے اعجاز اور تعلیمات کاملہ پر کس قدر ایمان اور ایقان ہے۔ سید الانبیاء حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات مبارکہ سے کس قدر لا متناہی والہانہ محبت و عشق کی چنگاری آپ کے اندر موجزن ہے۔ اسی تحریر کی روشنی میں جب ہم ایک طائرانہ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارہائے نمایاں پر ڈالتے ہیں تو دل

.... پکار اٹھتا ہے کہ بلاشبہ آپ نے مذہب اسلام کو زندہ مذہب ثابت کر کے دکھا دیا۔ جس کا اعتراف لسان حال و قال سے اپنوں اور بیگانوں نے بھی کیا اور اس میدان میں آپ کو فتح نصیب جرنیل اور اسلام کا پہلوان تسلیم کیا گیا۔

(۲)

مذاہب عالم کی اسلام کے خلاف یلغار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے اسلام پر ہر طرف سے یلغار کی جا رہی تھی۔ عیسائیت کو سرکاری مذہب کی پوزیشن حاصل تھی اور عیسائیت حکومت کے نشہ میں علی الاعلان اسلام کے خلاف حملہ آور تھی۔ بڑے بڑے مشہور خاندانوں کے چشم و چراغ عیسائیت کے سرکاری نفوذ و رسوخ سے متاثر ہو چکے تھے۔ برطانوی سیاست دانوں اور مذہبی لیڈروں کا یہ خیال تھا کہ ہمیں ہندوستان کو حکومت کے زیر سایہ جلد عیسائی بنا لینا چاہیئے چنانچہ برطانوی پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر ینگلس نے کہا:-

"خداوند تعالےٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہندوستان کی سلطنت انگلستان کے زیر نگیں ہے تا کہ عیسےٰ مسیح کی فتح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائے۔ ہر شخص کو اپنی تمام تر قوت ہندوستان کو عیسائی بنانے کے عظیم الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہیئے اور اس میں کسی طرح تساہل نہیں کرنا چاہیئے۔"

(بحوالہ علمائے حق اور ان کے کارنامے)

مندرجہ بالا انداز بیان اسلام کے خلاف خطرناک مقاصد کی غمازی کر رہا ہے عیسائی پادریوں کے مخصوص مضامین نے عیسائیت کی تبلیغ و مفاد میں ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اودھم مچا دیا۔ ہندوستان میں عیسائیت کا سیلاب مواج ہر طرف سے ٹھاٹھیں مارتا ہوا اسلام کے خلاف برسر پیکار ہو گیا۔

برہمو سماج اور آریہ سماج کا زہریلا پراپیگنڈا بھی اسلام کے خلاف فضا کو مسموم کر چکا تھا۔ دل آزار تحریروں اور دلخراش لٹریچر سے مسلمانوں کے قلوب کی نمک پاشی کی گئی۔ کمزور طبائع اور عدم تنظیم کی وجہ سے بعض مسلمان گھرانوں پر ان مذاہب نے اثر دکھایا اور وہ ان کی آغوش میں چلے گئے عیسائیت کو بعض زرخیز دماغوں کے میسر ہونے سے ہندوستان میں عیسائیت کی اشاعت میں بیرونی ممالک کے پادریوں سے تعاون کیا۔ برہمو سماج اور آریہ سماج نے بھی پادریوں کے اس رویہ کے پیش نظر جلتی پر تیل کا کام دیا اور ان کے حوصلے بڑھ گئے۔ تمام درد مند مسلمان اس امر کی تاک اور انتظار میں تھے کہ کوئی خدا کا بندہ ہو جو اس آڑے وقت میں اسلام کی طرف سے نمائندگی کرے اور مدافعت کا صحیح اور کما حقہٗ فرض ادا کرے۔

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

اس نازک وقت میں ایک غیور فرزند اسلام کا دل پسیجا اور آپ نے سب سے پہلے اخبارات میں مضامین تحریر کرنے شروع کر دیئے آپ کے مخصوص علم کلام طرز استدلال اور ایمان افروز انداز بیان کا یہ عالم ہوا کہ حق و باطل کے اس معرکہ میں مخالف کے طلسم کا دھواں اٹھنے لگا۔ ان مضامین سے جہاں مسلمانوں کے حوصلے بڑھنے لگے وہاں مخالفین اسلام کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور آپ کی قلم نے ایسی کاری ضرب لگائی کہ آریہ سماج برہمو سماج اور عیسائیت کے ذمہ دار ارباب بست و کشاد نے بہانگ دہل اعتراف کیا۔

"مرزا غلام احمد نے ..... آریوں کے خلاف ایسا زہریلا لٹریچر لکھا کہ جس نے مسلمانوں کے ذہنوں میں آریہ دھرم کے متعلق نفرت پیدا کر دی۔"

(آریہ سماج اور پرچارکے سماد ھان ص ۱۲)

مذہب اسلام کے خلاف برہمو سماج کی تحریک نے بھی بڑا کام کیا۔ مگر بانی احمدیت کے علم کلام نے ان پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر کے ان کے لئے اشکال پیدا کر دی اور ہر آنکھ نے ان الباطل کان زھوقا کا منظر دیکھا۔ چنانچہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کے مطابق ایک برہمو سماجی لیڈر دیو ندر ناتھ رقمطراز ہیں۔

"برہمو سماج کی تحریک ایک زبردست طوفان کی طرح اٹھی اور آناً فاناً نہ صرف ہندوستان بلکہ غیر ممالک میں بھی اس کی شاخیں قائم ہو گئیں۔ بھارت میں نہ صرف ہندو اور سکھ ہی اس سے متاثر ہوئے بلکہ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی۔ روزانہ بیسیوں مسلمان برہمو سماج میں پرویش یعنی داخل ہوئے ..... لیکن عین انہی دنوں میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مسلمانوں کے ایک بڑے عالم تھے۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف کتابیں لکھیں اور ان کو مناظرے کے لئے چیلنج کیا۔ افسوس ہے کہ برہمو سماج کے کسی ودوان نے اس چیلنج کی طرف توجہ نہیں کی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ مسلمان جو کہ برہمو سماج سے متاثر تھے نہ صرف پیچھے ہٹ گئے بلکہ باقاعدہ برہمو سماج میں داخل ہونے والے مسلمان بھی آہستہ آہستہ اسے چھوڑ گئے۔"

(رسالہ کومری کلکتہ ۱۹۲۰ء)

(باقی)

درخواست دعا۔ میری چچا زاد بہن سعیدہ خانم اہلیہ ملک نذیر احمد صاحب دل کی بیماری سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ملک محمد عبد اللہ پارسل کلرک سرگودھا)

حکیم یوسف علی خانصاحب کی وفات

میرے والد حکیم یوسف علی خانصاحب بعمر ۶۳ سال تین ماہ بیمار رہنے کے بعد یکم اور ۲ اپریل کی درمیانی شب کو رات کے ساڑھے گیارہ بجے اس جہان فانی سے عالم بالا کو کوچ کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور پسماندگان کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ (نور علی خاں متصل حلقہ سول لائن ۵۵ فلیمنگ روڈ۔ لاہور)

جامعہ نصرت کی طالبات کیلئے اطلاع

تمام طالبات اور لیکچررز مطلع رہیں کہ جامعہ نصرت ربوہ برائے خواتین بہار کی تعطیلات کے بعد ۱۰ اپریل کو کھلے گا۔ چونکہ کالج کی عمارت میں مرمت کا کام ہو رہا ہے جو وقت پر ختم نہیں ہو سکا۔ اس لئے کالج ۱۰ اپریل کی بجائے ۱۱ اپریل کو کھلے گا۔ بورڈرز ۹ اپریل کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل)

نئے آئین کی چند امتیازی قدریں

از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی۔ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

مختلف ممالک میں مختلف قومیں آباد ہیں اور اُن کے حالات اور سیاسی ضروریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ دنیا کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ دو ممالک کو لے لیں یعنی انگلینڈ اور امریکہ اور بعض لحاظ سے یہ دونوں ممالک کمال مشابہت رکھتے ہیں لیکن ان کے سیاسی حالات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس لئے ان کے آئین اور طرز حکومت بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں . . .

. . . .

. . . . اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ملک اپنا آئین اپنی ضروریات کے مطابق بناتا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر ایک ملک میں ایک آئین کامیابی سے چل رہا ہے تو دوسرے ملک میں بھی ویسا ہی آئین کامیابی سے چل سکے۔

گزشتہ ۱۲ سال میں ہم نے انگریزی آئین کو آزمایا مگر یہ تجربہ ناکام ثابت ہوا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس آئین میں کوئی نقص ہے بلکہ ہمارے حالات انگلینڈ کے حالات سے مختلف ہیں۔ انگریزی آئین ان ممالک کے لئے موزوں ہوتا ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ترقی یافتہ اور منظم ہوں۔ ہمارے ملک کو ابھی پیدا ہوئے بھی پورے پندرہ سال نہیں ہوئے اور قوموں کی زندگی میں پندرہ سال پندرہ منٹ یا پندرہ سیکنڈ کے برابر ہوتے ہیں۔ ہمارا تعلیمی معیار بھی بہت کم ہے۔ منتظم بھی بہت نچلے درجہ پر ہے اور مختلف ترقیاتی سکیمیں جو اس ملک کی صنعت و حرکت کو ترقی دینے کے لئے جاری کی گئی ہیں وہ ابھی ابتدائی حالت میں ہیں گویا ہمارا ملک ایک نوزائیدہ بچہ کی طرح ہے۔ جس طرح ایک نوزائیدہ بچہ والدین کی نگرانی کے بغیر پرورش نہیں پا سکتا اسی طرح ایک نئے ملک کے لئے ایک واحد نگران کی سرپرستی کی ضرورت ہے۔

ہمارا آئین

ہمارے نئے آئین کا مختصر خاکہ یہ ہے کہ ایک پریذیڈنٹ۔ ایک مرکزی اسمبلی اور مشرقی و مغربی پاکستان ہر دو صوبوں میں دو صوبائی اسمبلیاں اور دو گورنر ہوں گے۔ ان سب کے اختیارات کا ایک دائرہ مقرر کر دیا گیا ہے اور ایسا طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اسمبلی اور پریذیڈنٹ میں تصادم کے امکانات کم ہوں

صاحب صدر

بعض گواہان جو کمیشن کے روبرو شہادت دینے کے لئے ہوتے انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ موجودہ آئین سے ڈکٹیٹر شپ کی بو آتی ہے۔ لیکن اگر واقعات کو غور سے دیکھا جاوے تو یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے ہمارے پریذیڈنٹ نے گذشتہ ۳ سال میں پاکستان کی بہبودی کے لئے بہت سے قابل تعریف اقدامات کئے . . . . . .

ان اقدامات میں سے موجودہ آئین بھی ایک امید افزا اقدام ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پریذیڈنٹ نے اپنے اختیارات کو لوگوں کی مرضی کے ماتحت کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے بدظنی کا دروازہ بڑی حد تک بند ہو جاتا ہے۔

انگریزی آئین میں بادشاہ پارلیمنٹ کو تو توڑ سکتا ہے مگر خود اپنے عہدہ سے دستبردار نہیں ہوتا۔ مگر ہمارے نئے آئین کی رو سے اگر کسی وقت صدر اسمبلی کو توڑ بھی دے تو اس کو خود بھی اپنے عہدہ سے دستبردار ہونا پڑے گا اور نئے سرے سے الیکشن ہوگا۔

۲۔ اگر پارلیمنٹ کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو صدر خاص احکام (آرڈیننس) جاری کر سکتا ہے مگر ایسے احکام صرف ۶ ماہ تک اثر انداز ہوں گے اور اس کے بعد اسمبلی کے اجلاس میں پیش کئے جائیں گے۔ اسمبلی کی مرضی ہے کہ ان کو پاس کرے یا نہ کرے۔

۳۔ اگر اسمبلی کا ۳/۴ حصہ متفق ہو۔ تو پریذیڈنٹ پر تنقید کی جا سکتی ہے اور بر سر اجلاس مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ گویا معاملہ کا فیصلہ آخر عوام کے نمائندوں کے ہاتھ میں ہے

۴۔ اس آئین میں پریذیڈنٹ کا تقرر اور معزولی بھی عوام کے نمائندوں کے ہاتھ میں ہے صرف تین امیدوار ہوں گے اور مرکزی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کا مشترکہ اجلاس فیصلہ کرے گا کہ ان میں سے کون پریذیڈنٹ ہو پھر پریذیڈنٹ تا زندگی پریذیڈنٹ نہیں رہے گا۔ بلکہ بلا اجازت اسمبلی کوئی شخص دو دفعہ سے زیادہ پریذیڈنٹ نہ ہو سکے گا۔

ان سب باتوں سے پتہ لگتا ہے کہ پریذیڈنٹ کی ڈکٹیٹر شپ کا خیال ختم کر دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ کہنا درست ہے کہ عربی کے مشہور مقولہ سید القوم خادمہم کے اصول پر عمل کیا گیا ہے۔

مرکزی مجلس قانون ساز اور بنگالی بھائیوں کی دلجوئی

مشرقی پاکستان کے بنگالی بھائیوں کو ہمیشہ شکایت رہی تھی کہ ان سے Parity یعنی مساوات کا سلوک نہیں ہوتا۔ اور انصاف نہیں کیا جاتا۔ مگر اس آئین میں ان کو برابر کا درجہ دیا گیا ہے مرکزی اسمبلی کا اجلاس ڈھاکہ میں ہوا کرے گا۔ اس کے علاوہ بنگالی زبان کو بھی وہی درجہ دیا گیا ہے جو اردو کو یعنی اردو اور بنگالی پاکستان کی دو سرکاری زبانیں ہوں گی۔ نیز اگر صدر ایک صوبے کا ہو تو سپیکر دوسرے صوبہ کا ہوگا اور صدر کی غیر حاضری میں صدر کا کام بھی یہی سرانجام دے گا۔

خواتین

اس آئین میں خواتین کو بھی نشستیں مل گئی ہیں اور زمانہ کی رفتار کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ جس سے طبقہ نسواں کے ایک بھاری نظام اور ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔ اب کوئی یہ اعتراض نہیں کر سکتا کہ یہ آئین پرانی قسم کا ہے۔

مالی پہلو

اس آئین کا ایک اچھا پہلو اس کا مالی حصہ بھی ہے۔ عوام الناس کے لئے سب سے تکلیف دہ چیز ٹیکس ہوتی ہے اور تاریخ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ ظالم حکومتوں کا سب سے بڑا ظلم یہ ہوتا تھا کہ وہ رعایا پر بڑے ٹیکس لگایا کرتی تھیں۔ چنانچہ انقلاب فرانس کے رونما ہونے کی ایک وجہ بھاری ٹیکس بھی تھے۔ ہمارے آئین میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی ٹیکس لگایا نہیں جا سکے گا۔ جب تک کہ مرکزی اسمبلی اس کی منظوری نہ دے مطلب یہ ہے کہ ٹیکس لگانے میں پریذیڈنٹ کا کوئی دخل نہ ہوگا۔

پرانے سیاستدان

اس آئین کا ایک اور اچھا پہلو یہ بھی ہے کہ سابقہ تلخ تجربہ کی بناء پر سیاسی پارٹیوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ آئندہ نہ کوئی سیاسی پارٹی ہوگی اور نہ ہی کسی کی طرف سے کسی کو ٹکٹ دیا جائے گا۔ بلکہ آئندہ کے لئے یہ قاعدہ بنایا گیا ہے کہ امیدوار ممبران کی ذاتی خوبی کو دیکھا جائے گا۔ یعنی یہ دیکھا جائے گا کہ امیدوار کا مطمح نظر پاکستان کی نسبت کیا ہے۔ اس کا سابقہ رویہ کیسا رہا اور کیا وہ متحدہ اور ترقی کرنے والے پاکستان کے لئے کوشاں رہے گا یا نہیں۔ اس میں مکروہ عناصر کا علاج موجود ہے جو پاکستان کے دشمن رہے ہیں اور یا کسی دوسرے طریق سے پاکستان کی تخریب میں لگے رہتے ہیں۔ درحقیقت ہمیں اس چیز کی سخت ضرورت تھی کیونکہ اب تک کوئی ایسا قانون نہ تھا کہ جس سے دشمنانِ ملت کو ختم کیا جا سکتا ہو۔

اسلام کا احترام

اسلام ہمیں سب سے پیارا ہے۔ اور اس آئین کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ (اوّل) کوئی قانون ایسا نہیں بنایا جائے گا۔ جو اسلامی شریعت کے خلاف ہو۔ (دوم) اسلامی مساوات کو قائم رکھا گیا ہے اور یہ قرار دیا گیا ہے کہ پاکستان میں ہر ایک فرد سے برابر کا سلوک کیا جائے گا اور اگر کسی عدالت کو شک ہو کہ کوئی قانون شریعتِ اسلامی کے مطابق ہے یا نہیں تو اس کی رہنمائی کے لئے ایک کونسل مقرر کر دی گئی ہے جو کہ معاملہ پر غور کر کے رہنمائی کرے گی۔ اور کسی عدالت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ کسی قانون کی اس بناء پر تعمیل سے انکار کر دے کہ وہ اصول قانون کے خلاف ہے۔

انفرادی حقوق

یہاں تک تو قومی حقوق کا سوال تھا۔ اس آئین میں انفرادی حقوق کی حفاظت کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک پاکستانی کو بنیادی حقوق دئے گئے ہیں اگر کسی کو بلا وجہ آزادی سے یا جائیداد سے محروم کیا گیا ہو یا اس سے خلاف قانون سلوک ہو رہا ہو تو وہ ہائیکورٹ میں درخواست دیکر اپنی حق رسی کرا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ جو لوگ ملازم پیشہ ہیں اُن کے عہدہ تنخواہ یا پنشن میں اگر حق تلفی کی گئی ہو تو وہ عدالت عالیہ میں درخواست دیکر اپنے حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سپریم کورٹ کو بھی قائم رکھا گیا ہے جہاں ملک کے بہترین دماغ اور اہل علم لوگ موجود ہوں گے۔

ہمارے ملک کا یہ قانون بہترین قانون دانوں نے بنایا ہے اس آئین میں کسی آئین کی من و عن نقل نہیں کی گئی بلکہ دنیا کے آئینوں کا گہرا مطالعہ کر کے جو بات اچھی معلوم ہوتی اسے اپنے حالات کے پیش نظر اختیار کر لیا گیا ہے۔

اس آئین میں قومی حقوق کے علاوہ ذاتی حقوق کی بھی حفاظت کی گئی ہے۔ سابقہ نقائص حتی الوسع دور کئے گئے ہیں۔ ہر ایک امر کا فیصلہ قوم کے نمائندگان کے ہاتھ میں دیدیا گیا ہے۔ حتی کہ پریذیڈنٹ کا تقرر یا تنزل بھی انہی کے ہاتھ میں ہے۔ ٹیکس لگانا بھی قومی نمائندوں کے ہاتھ میں ہے ہر ایک قانون کا پاس کرنا عوام کے نمائندوں کے ہاتھ میں ہے . . . .

. . . . سب سے بڑی بات یہ ہے کہ صاحب صدر نے اپنی مرضی کو عوام کے نمائندوں کی مرضی کے تابع کر دیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک عمدہ آئین ہے

تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے لئے ایک مخلص بہن کا نیک نمونہ

محترمہ امۃ السلام بیگم صاحبہ ساکنہ تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق وکیل التعلیم تحریک جدید حال مبلغ سوئٹزرلینڈ کے ذریعہ ایک طلائی کڑا اور ایک طلائی انگشتری دفتر ہذا میں بھجوائی۔ جس کو فروخت کرنے سے مبلغ ۲۵۳/- روپیہ کی رقم وصول ہوئی۔ اس میں سے آنمحترمہ نے اپنی طرف سے ۱۵۰/- روپے، اور اپنے دادا محترم حضرت چوہدری محمد حسین صاحبؓ کی طرف سے ۱۰۳/- روپے محسوب کروائے۔ نیز امید دلائی کہ دادا صاحب کی طرف سے بھی مزید ۴۷/- روپے پیش کر دئیے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان پر اور ان کے خاندان پر ہمیشہ اپنے فضل و کرم کا سایہ رکھے۔ آمین۔ جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعا کی درخواست

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات کی معرفت مندرجہ ذیل دوستوں کا چندہ تحریک جدید وصول ہوا ہے۔

اسد اللہ خاں صاحب ۲۵-۵ روپے — رحمت خانصاحب ۳۷-۵ روپے

عبد اللہ خانصاحب ۳۱-۶ — فضل داد صاحب ۱۲-۵ ؍؍

آپ نے مندرجہ ذیل دوستوں کی باعزت بریت کے لئے دعائے خاص کی درخواست کی ہے۔ یہ دوست ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ عنایت اللہ صاحب ولد حیات محمد صاحب۔ الف خاں صاحب ولد حیات محمد صاحب۔ سردار خان صاحب ولد خوشی محمد صاحب۔ الف خانصاحب ولد اللہ دتہ صاحب محمد خانصاحب ولد اللہ دتہ صاحب۔ محمد خانصاحب ولد فتح دین صاحب مرحوم۔ عبد اللہ صاحب ولد اللہ دتہ صاحب۔ عنایت اللہ صاحب ولد رحمت خانصاحب۔ قارئین کرام ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۱- داخلہ اگریکلچرل انسٹی ٹیوٹ سرگودھا

انٹرویو ۱۲ ۴/۶۲ شرائط میٹرک سکونت سرگودھا ڈویژن (ماسوائے ضلع لائلپور) عمر ۱۸ تا ۲۵ درخواستیں ۱۰ ۴/۶۲ تک بکوائف ذیل بنام پرنسپل:۔

نام - ولدیت - تعلیم - عمر - سرٹیفکیٹ ڈومیسائل - پورا ایڈریس (پ-ر ۲ ۴/۶۲)

۲- جونیئر انجینئرس

ٹیلیفون فیکٹری ہری پور ہزارہ میں تنخواہ ۳۵۰ - ۸۳۰ - الاؤنس علاوہ شرائط:۔ گریجوایٹ الیکٹریکل یا الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ۔ پاکستانی۔ درخواستیں بمعہ پاسپورٹ سائز فوٹو و نقول سندات بنام جنرل مینیجر ٹیلیفون فیکٹری ہری پور ہزارہ (پ-ر ۲ ۴/۱۲) (ناظر تعلیم - ربوہ)

گمشدہ گھڑی

مورخہ ۴/۶۲ کو رات کے آٹھ نو بجے کے درمیان ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر یا اس کے قریب کسی سڑک پر ایک گھڑی گر گئی ہے۔ جس صاحب کو اس کا علم ہو براہ مہربانی مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں۔ نیز گھڑی پہنچانے والے صاحب کو مناسب انعام بھی دیا جائے گا۔ (عطاء اللہ مطیع بمکان ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کوارٹرز تحریک جدید - ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

۱- تربیتی کلاس امسال خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میٹرک کے امتحان کے بعد ۴ مئی کو منعقد ہوگی اور ۲۰ مئی تک جاری رہے گی۔ مجالس زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوائیں۔

۲- سالانہ امتحان ستمبر ۶۲ء میں یہ امتحان دیا جائے گا۔ جس کا نصاب درج ذیل ہے اس میں مجموعی طور پر اوّل و دوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع ۶۲ء کے موقعہ پر بالترتیب تیس اور بیس روپے کے انعامات دیئے جائیں گے

نصاب پہلا پرچہ نمبر ۱۰۰: (۱) قرآن کریم: پہلے دس پارے و ترجمہ معمولی تفسیر (تفسیر کبیر) (۲) حدیث شریف:۔ ریاض الصالحین نصف اوّل۔

دوسرا پرچہ نمبر ۱۵۰: کتب حضرت مسیح موعودؑ۔ کشتی نوح۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔

(۲) کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ:۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ دعوۃ الامیر۔ سیرت خیر الرسل (۳) اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ اردو ۳۰ فارسی ۱۰ عربی ۱۰۔

تیسرا پرچہ نمبر ۵۰: عام دینی معلومات:۔ امدادی کتب:۔ دیباچہ تفسیر القرآن سلسلہ احمدیہ۔

۳- انعامی تحریری مقابلہ مقالہ کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۶۲ء ہوگی۔ اس تاریخ تک مقالہ جات "مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ" کو پہنچ جانے چاہئیں۔

عنوان مقالہ:۔ "اسلام اور امن عالم" ضخامت:۔ دس سے پندرہ ہزار الفاظ تک۔

۴- وظائف اطفال یہ مقابلے کا امتحان سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لیا جائے گا اس میں ۱۲ تا ۱۵ سال کی عمر کے اطفال حصہ لے سکیں گے۔ اوّل و دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپے کے ماہانہ وظائف ایک سال کے لئے دئے جائیں گے۔ نصاب درج ذیل ہے:۔

ایک پرچہ:۔ (۱) قرآن کریم پہلا پارہ باترجمہ۔ نماز باترجمہ۔ کشتی نوح۔ چالیس جواہر پارے (۲) عام دینی معلومات۔ نمبر ۷۵

تقریر:۔ ۱۵ نمبر۔ انٹرویو ۱۰ نمبر (کل نمبر ۱۲۵)

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بیرون پاکستان کے خریداران الفضل کی خدمت میں

ضروری گذارش

اخبار الفضل کے بیرون پاکستان کے معزز خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے چندے خود ہی وقت پر دفتر ہذا میں بھجوا دیا کریں۔ کیونکہ پاکستان سے باہر دفتر ہذا وی پی نہیں بھجوا سکتا۔ اس وقت یہ صورت ہے کہ بعض ایسے احباب بھی ہیں جن کے ذمہ سال سال کا بقایا ہو چکا ہے اور دفتر کی طرف سے ان کی خدمت میں متعدد مرتبہ یاددہانی بھی کرائی جا چکی ہے مگر فی الحال ان کی طرف سے قیمت وصول نہیں ہوئی۔ اصولاً تو ایسے احباب کا پرچہ قیمت ختم ہونے پر بند ہو جانا چاہیئے۔ لیکن چونکہ ایسے احباب اپنے مرکز سے بہت دور ہیں۔ اسلئے ان کا پرچہ بند نہیں کیا جاتا —— لہٰذا ایسے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے بنی آرگن کے مفاد کا خیال رکھیں اور اپنا چندہ اخبار جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

عالمی ادارہ صحت کی مہم کے تحت اندھے پن کے ازالہ کیلئے برطانیہ کی مہم

نو تشکیل شدہ ادارہ پانچ لاکھ پونڈ خرچ کرے گا

لندن ۵ راپریل - عالمی ادارہ صحت نے اندھے پن کے خلاف جو ہمہ گیر مہم شروع کی ہے اس میں مدد دینے کے لئے برطانیہ میں ایک ادارہ قائم کیا جا رہا ہے جو نابیناؤں کی فلاح سے متعلق دولت مشترکہ کی بین الاقوامی تنظیموں کی مدد اور معاونت سے کام کرے گا - یہ ادارہ پانچ لاکھ پونڈ کے خرچ سے چھ منصوبے مکمل کرے گا۔

اس پروگرام کے تحت یہ ادارہ آنکھوں کا ایک مرکزی بینک قائم کرے گا اور خراب آنکھوں کی جگہ اچھی آنکھ لگانے کا یونٹ قائم کیا جائے گا - ایک تحقیقی مرکز قائم کیا جائے گا جو کورچشمی کے نسلی اسباب کے بارے میں تحقیقات کرے گا - ناقص خوراک کا بینائی پر جو برا اثر پڑتا ہے اس کے بارے میں بھی چھان بین کی جائے گی - ریسرچ کے موجودہ پروگراموں میں توسیع کی جائے گی -

آنکھوں کی بیماریوں کے علاج کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف دیئے جائیں گے اور دو برطانوی یونیورسٹیوں میں امراض چشم کی تحقیقات اور علاج کے شعبے قائم کئے جائیں گے ان منصوبوں پر پانچ لاکھ پونڈ کی جو رقم خرچ ہو گی اس میں سے ایک لاکھ پونڈ ایک ٹرسٹ نے دیئے ہیں - یہ رقم آنکھوں کے بینک اور نئی آنکھیں لگانے کے یونٹ نیز کورچشمی کے نسلی اسباب کی تحقیقات کرنے والے یونٹ پر صرف کی جائے گی - ایک اندازے کے مطابق دنیا میں اس وقت ایک کروڑ نابینا افراد موجود ہیں جن میں سے تیس لاکھ سے زائد افریقہ اور ایشیا کے ان ملکوں میں ہیں جو دولت مشترکہ میں شامل ہیں - مجوزہ فاؤنڈیشن اندھے پن کے ازالہ کے لئے ہمہ گیر بنیادوں پر کام کرے گی اور اس سے ہر نسل اور ہر ملک کے لوگ استفادہ کر سکیں گے۔

اندھوں کے لئے کامن ویلتھ سوسائٹی

اس سال عالمی یوم صحت (۷ راپریل) پر دو اور منصوبے بھی شروع کر رہی ہے جن میں سے ایک شمالی روڈیشیا کی وادی لواپولا میں اندھے پن کی روک تھام کی تین سالہ مہم ہے - دو سفری شفاخانے کام شروع کر دیں گے جو ہر سال تیس ہزار افراد کا علاج کر سکیں گے یہ سوسائٹی اب تک پانچ سفری شفاخانے قائم کر چکی ہے جو تمام کے تمام افریقہ میں ہیں توقع ہے کہ سوسائٹی کے شفاخانوں کی تعداد دس تک پہنچ جائے گی اور ان سے ایشیا میں دولت مشترکہ کے ملک بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔

اوکاڑہ میں ڈھائی لاکھ روپیہ کی روئی جل گئی

اوکاڑہ ۵ راپریل - کل دوپہر رحمان کاٹن فیکٹری میں آگ لگنے سے ڈھائی لاکھ روپیہ مالیت کی روئی خاکستر ہو گئی پانچ گھنٹے کے بعد آگ پر قابو پایا جا سکا - فیکٹری کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا ہے - آگ لگنے کا سبب معلوم نہیں ہو سکا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ آگ اتنی زیادہ تھی کہ اوکاڑہ میونسپل کمیٹی، ستلج کاٹن ملز اور فلور ملز کے فائر بریگیڈ قابو نہ پا سکے - چنانچہ منٹگمری سے فائر بریگیڈ طلب کرنا پڑا۔

دنیا کی خوبصورت ترین چوٹی سر کرنیکی کوشش

نئی دہلی ۵ راپریل - معزز جوہتی کی ہسپانیہ ہمالیائی کوہ پیما مہم دنیا کی خوبصورت ترین چوٹی پوموری سر کرنے کے لئے نیپالی دارالحکومت کھٹمنڈو روانہ ہو گئی ہے - پوموری سات ہزار ایک سو پینتالیس میٹر بلند اور ماؤنٹ ایورسٹ سے کوئی دس کیلومیٹر مغرب میں واقع ہے - اس کوہ پیما مہم کے لیڈر گوہارڈ ولیبز نے توقع ظاہر کی ہے کہ اس ناقابل فتح چوٹی کو سر کرنے والی یہ سب سے پہلی مہم ہو گی۔

جوشی اور گنگنی چاول کی خریداری

لاہور ۵ راپریل - مغربی پاکستان میں جوشی اور گنگنی چاول کی سرکاری خریداری کی مہم کے تحت مقررہ مقدار سے زیادہ چاول خریدا گیا ہے - اس وقت تک کل دو لاکھ تین ہزار ٹن چاول خریدا گیا ہے - جبکہ خریداری کی حد دو لاکھ ٹن مقرر کی گئی تھی۔

بھارت حفاظتی کونسل میں بحث پر آمادہ ہو جائے گا

نئی دہلی ۵ راپریل - بھارتی اخبارات نے اپنی دیدہ دانستہ اشاعت میں اس امکان کی جانب اشارہ کیا ہے کہ نئی حکومت قائم ہونے پر بھارت ماہ رواں کے آخر میں حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے لئے آمادہ ہو جائے گا دریں اثنا بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے گذشتہ روز بنگلور میں کہا کہ بھارت نے صدر ایوب کو براہ راست مسئلہ کشمیر پر بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی آنے کی جو دعوت دی تھی وہ اب تک قائم ہے ۔

مسٹر کرشنا مینن نے حسب سابق پاکستان کے خلاف زہر افشانی کرتے ہوئے الزام لگایا کہ پاکستان نے بھارتی پوزیشن اور وقار کو نقصان پہنچانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔

امریکی خلائی ہوا باز مکان کا عطیہ قبول نہیں کر سکیں گے

وائٹ ہاؤس کی جانب سے تحقیقات شروع کر دی گئی

واشنگٹن ۵ راپریل - وائٹ ہاؤس نے اس امر کی تحقیقات شروع کر دی ہے کہ امریکہ کے "مرکری" خلائی منصوبے کے سات خلائی ہوابازوں نے ہوسٹن (ٹیکساس) کے نئے خلائی مرکز کے قریب ایک نجی کمپنی کی جانب سے مکانات کا عطیہ کن ... میں قبول کیا ہے۔

ان مکانات کی پیشکش ایک مشہور تعمیراتی فرم کے مالک ... نے کی تھی اور اس نے خلائی ہوابازوں سے کہا تھا کہ وہ تمام ساز و سامان سے آراستہ ایک ایک مکان دینے کو تیار ہے - ہر مکان کی قیمت ایک لاکھ اور سوا لاکھ روپے کے درمیان ہے - جب یہ پیشکش پہلی بار کی گئی تھی تو امریکہ کی خلاء اور پرواز کی قومی تنظیم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا - لیکن توقع ہے کہ اب یہ اپنا موقف تبدیل کر دے گی - تنظیم کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ وائٹ ہاؤس نے اگر یہ فیصلہ کیا کہ مکان قبول نہیں کئے جا سکتے تو کسی چوں و چرا کے بغیر اس کا احترام کیا جائے گا۔

صدر کینیڈی کی حکومت ہمیشہ اس بات پر زور دیتی رہی ہے کہ سرکاری ملازموں کو ایسے تحائف قبول کرنے سے گریز کرنا چاہیئے جو ان کے سرکاری فرائض کی انجام دہی کو متاثر کر سکتے ہیں خلائی ہوا باز بھی مسلح افواج اور خلائی تنظیم کے ملازموں کی حیثیت سے سرکاری ملازموں کے زمرے میں آتے ہیں۔

چھاگلہ برطانیہ میں بھارت کے نئے ہائی کمشنر ہونگے

نئی دہلی ۵ راپریل، خیال ہے کہ بمبئی ہائی کورٹ کے ایک سابق چیف جسٹس مسٹر ایم سی چھاگلہ کو مسز وجے لکشمی پنڈت کی جگہ برطانیہ میں بھارت کا ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔

مسٹر چھاگلہ امریکہ میں بھی بھارت کے سفیر رہ چکے ہیں - حال ہی میں وہ دو، رہ بھارتی پارلیمینٹ کے ایوان بالا (راجیہ سبھا) کے ممبر منتخب ہوئے ہیں اور ان کا نام مرکزی کابینہ کے وزیر کی حیثیت سے لیا جا رہا ہے - معلوم ہوا ہے - پنڈت نہرو نے

خدا تعالیٰ کی طرف سے
مسلمانوں پر
اشاعت اسلام کی فرضیت
کارڈ آنے
مفت
عبد اللہ الدین سکندر آباد دکن

کانگرس پارٹی سے ۱۳ ارکان کا اخراج

نئی دہلی ۵ راپریل - پنجاب پردیش کانگرس کی انتظامیہ کمیٹی نے کانگرس کے ۱۳ ارکان کو پارٹی سے نکالنے کا فیصلہ کیا ہے ان پر حالیہ عام انتخابات میں پارٹی کے وقار کے منافی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام ہے - چندی گڑھ سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق پارٹی کے ان ارکان نے کانگرس کے ٹکٹ پر ودھان سبھا اور لوک سبھا کی نشستوں کے لئے انتخاب لڑنے سے انکار کر دیا تھا اور کانگرس کے امیدواروں کی مخالفت کی تھی۔

پاکستان اور سپین میں ثقافتی معاہدہ

کراچی ۵ راپریل باوثوق ذرائع کے مطابق سات اپریل کو راولپنڈی میں پاکستان اور سپین کے درمیان ایک ثقافتی معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے - اس معاہدے کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان سکالروں، مصنفوں، اساتذہ اور طلباء کے تبادلوں کی حوصلہ افزائی کی جائیگی امید ہے کہ ایسے اداروں سے پاکستان اور سپین کے موجودہ اچھے تعلقات کو مزید بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

کراچی میں ہسپانوی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر ڈی - ڈمی کیو نے بتایا کہ ثقافتی معاہدہ توثیق کے کاغذات کے تبادلے کے پندرہ روز بعد نافذ العمل ہو گا - آپ نے مزید کہا کہ ثقافتی معاہدے سے دونوں ملکوں کے دوستانہ رشتے مضبوط ہو جائیں گے - اگر ضرورت ہوئی تو اس معاہدے پر عمل درآمد کی نگرانی کرنے کے لئے دونوں ملکوں میں ایک ایک کمیشن قائم کیا جائے گا۔

مسٹر ڈمی کیو نے بتایا سپین کے اسلامک سٹڈیز کے ایک انسٹی ٹیوٹ میں اردو کو اختیاری مضمون کے طور پر جاری کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اسی طرح پاکستانی یونیورسٹیوں میں ہسپانوی زبان پڑھائی جائے گی - پاکستان میں ہسپانوی سفیر ڈیوک آف ایالفی اپنی حکومت کی طرف سے معاہدے پر دستخط کریں گے۔

... مسٹر چھاگلہ سے ذاتی طور پر اپیل کی ہے کہ وہ بیرون ملک بھارت کے سب سے بڑے سفارتی عہدہ کو قبول کریں۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں شادی کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

بارات کے وہاں پہنچنے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے دیگر صاحبزادگان نیز دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضورؑ کے متعدد صحابہ اور تعلیم الاسلام کالج کے ممبران اسٹاف نے بارات کا استقبال کیا اور دولہا میاں کو پھولوں کے ہار پہنا کر انہیں اھلاً وسہلاً ومرحبا کہا۔ اس موقع پر جو صحابہ بارات کے استقبال میں شریک ہوئے ان میں محترم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے، محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب، محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب، محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان، محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اور محترم ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی شامل تھے۔ محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے جو بوجہ علالت تشریف نہ لا سکے اس موقع پر ایک دعائیہ نظم لکھ کر ارسال فرمائی۔

تقریب رخصتانہ:- رخصتانہ کی تقریب کے لئے ۲ بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر تھا چنانچہ دو بجے تک ربوہ اور بیرونجات کے دیگر کثیر التعداد احباب کے تشریف لانے پر تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے کی۔ بعدہ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے مکرم چوہدری محمد علی صاحب مضطر ایم اے کی ایک نظم جو آپ نے خاص اس موقع کے لئے "دعائے رخصت بزبان محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب" کے زیر عنوان لکھی تھی پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے اس تقریب سعید کے متعلق اپنے چند تازہ اشعار سنائے۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا ہو گی جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے ایک طرف عزیزہ امۃ الشکور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پوتی اور عزیز مرزا ناصر احمد کی بیٹی ہے دوسری طرف عزیز شاہد احمد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نواسہ، حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کا پوتا اور نواب زادہ محمد عبداللہ خان صاحب مرحومؓ اور ہماری چھوٹی ہمشیرہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم کا بیٹا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے، دین و دنیا کے لحاظ سے مبارک کرے۔ ظاہر و باطن کے لحاظ سے مبارک کرے، حال اور مستقبل کے لحاظ سے مبارک کرے۔ اس رشتہ کے نتیجے میں پاک ثمرات پیدا ہوں جو اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت ثابت ہوں۔ اب دوست مل کر دعا کر لیں ــــ اس مختصر سے خطاب کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد جملہ احباب نے وہیں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری:- چار بج کر دس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز موٹر کار میں قصر خلافت سے تشریف لائے جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور موٹر کار سے اترنے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور وہاں اجتماعی دعا کرائی جس میں باہر بیٹھے ہوئے جملہ احباب بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد حضور ساڑھے چار بجے کے قریب موٹر کار میں واپس تشریف لے گئے۔ اس موقع پر دعا میں شمولیت کے علاوہ احباب کو حضور ایدہ اللہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ بعض احباب کو حضور نے شرف مصافحہ بھی بخشا اور ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

اس کے بعد پانچ بجے سہ پہر کے قریب بارات موٹروں میں لاہور روانہ ہوئی اور اس طرح رخصتانہ کی تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان اختتام پذیر ہوئی۔ کل اس خوشی میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر اور دیگر ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔

کثیر التعداد مقامی احباب کے علاوہ جو احباب بیرونی مقامات سے ربوہ تشریف لا کر شادی کی اس مبارک تقریب میں شریک ہوئے ان میں کراچی، لاہور، شیخوپورہ، سیالکوٹ، حافظ آباد، بھاکا بھٹیاں، جوہر آباد اور سرگودھا وغیرہ کے احباب شامل تھے۔ چنانچہ کراچی سے مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب آف قصور، لاہور سے مکرم ملک غلام فرید صاحب، شیخوپورہ سے مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر۔ سیالکوٹ سے مکرم بابو قاسم الدین صاحب مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ، مکرم ظہور الحسن صاحب اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب، حافظ آباد سے مکرم چوہدری ہارون الرشید صاحب، بھاکا بھٹیاں سے مکرم میاں غلام محمد صاحب، جوہر آباد سے مکرم میجر شمیم احمد صاحب اور سرگودھا سے مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب اس موقع پر ربوہ تشریف لائے اور شادی میں شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں مکرم سعید کے۔ حق صاحب ڈپٹی سیکرٹری محکمہ آبپاشی حکومت مغربی پاکستان اور بعض دیگر غیر از جماعت معززین نے بھی لاہور سے تشریف لا کر شمولیت فرمائی۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور آپ کی بیگم محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں مقدس و بزرگ خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر طرح اور ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین +

یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۵ مارچ کو یوم مسیح موعود کی تقریب پر مندرجہ ذیل مقامات کی جماعتوں نے بھی جلسے منعقد کئے ان جلسوں کی مفصل روئداد بوجہ عدم گنجائش نہیں دی جا سکتی۔

بنگلور (انڈیا)۔ گجرات۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ۔ لائل پور۔ منٹگمری۔ ملتان شہر۔ حلقہ سول لائنز لاہور۔ لجنہ اماء اللہ کنری۔ برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ مری۔ کوئٹہ۔ ہڈیارہ ضلع لاہور +

شکریہ احباب

میری بیٹی اہلیہ عزیزم پیر انوار الدین صاحب کی بے وقت وفات حسرت آیات پر ہمیں ہمارے مشفقوں۔ عزیزوں اور احباب کی طرف سے تاروں اور خطوط کے ذریعہ سے بے شمار تعزیتی پیغامات موصول ہوئے ہیں ہم ان تمام احباب کا الفضل کے ذریعہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ مولا کریم ان سب کو بہترین اجر عطا فرمائے اور ان سب پر اپنا فضل فرماتا رہے۔ آمین۔

مرحومہ نے پانچ فرزند اور دو تو دو سال بچیاں اپنی نشانی چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان سب کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی دے۔ دیندار اور خادمان دین بنائے۔ خدا کرے یہ سب اپنی والدہ مرحومہ کی تمام خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کے حامل ہوں۔ ہمارا مولا ہمیں صبر اور شکر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین یارب العالمین۔ (خاکسار مرزا معظم بیگ راولپنڈی)

شفتل اور برسیم وغیرہ چارہ سے ہونے والے

جانوروں کے مہلک اور خوفناک اپھارہ کی کامیاب دواء "اکسیر اپھارہ" (اکیرچا)

جلد از جلد حاصل کریں۔

قیمت فی پیکٹ ۷۵/- فی درجن ۶/- فی گرس ۷۰/-

دو درجن یا اس سے زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی شعبہ حیوانات ربوہ

گولبازار میں ہماری ایجنسی بشیر جنرل سٹور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲